



بسم الله الرحمن الرحيم



طبع في المطبعه الكائنه في طهران



۸۹۱۳۰۲۱
۵۱۰۴۹



20 DEC 1969



بسم الله الرحمن الرحيم

<p>خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو سب کو وادی میں چٹا کر دینا مری کب حمد قابل نہ بان ہو شجر بیان کلمہ پلٹا نہیں ہے یمان جو کچھ کیا ہے وہ پیدا لکھن اوسکی میں کس طرحی</p>	<p>وان تا حشر میرا کرتا ہو فرس کو قوم کے ڈنڈا گئے ہیں یہ جو دیکھا اور اسکا کیا بیان یہاں کچھ عقل کا چلتا نہیں ہے کیا ہے کب کسی پر سب ہو پیدا</p>	<p>کہاں قدرت قلم فرماتی پائی بہت ہی سب سے پہلے لکھا پائی کوئی چند پہاں بنا لگا دے بہلا ہو ہوش کی کینہ کساری مگر سب کو محمد کر کے لولا</p>	<p>کہ یہ اوسکی کرے صنعت نائی وے کچھ اوسکی باہیت نائی شپاؤ گندہ کو اوسکی نیا ہو کہ ہے یاں بندگی اور خدائی کچھ اپنا اس ہی پر احوال کلا</p>
<p>بڑے عرش ہی اذکار پایا وہ باہل کر تہنیں کیا سان جنا بک باہن کر گزازی بنی کتنے گئے اس غم سے رو میرا ہی ہم قسمت کو نکدین</p>	<p>کہ سب کچھ کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کر کے مطلق نہ پائ طلب کو تھے آزمائش نہ پائی کہ اسے کاش اونی ہم ہر تین ہو کہ ہر تین ہو ہم اونی دیکھیں</p>	<p>نظر سے کہ یہ وہ اونی ہو لکھیں بیان اونی کر کے کلمہ سو وقت اگر حاجی جو ایسے کامل تلفٹ نہ ہی ہو فی وقت دین جانی سگی مری فکر</p>	<p>بھیر اتنا علم سے کل اذکار پائ یہ الفت اونی تھی ہمسے کہ وہا تو بیشک ہو پڑتی سخت مشکل برادری مگر عیسے کی حسرت کہ اصحاب کا اونی دین دن فکر</p>
<p>وہ چار دن باہر تھے طرح بھیندہ جسے میں گناہوں میں</p>	<p>وہ چار دن باہر تھے طرح بھیندہ جسے میں گناہوں میں</p>	<p>وہ چار دن باہر تھے طرح بھیندہ جسے میں گناہوں میں</p>	<p>وہ چار دن باہر تھے طرح بھیندہ جسے میں گناہوں میں</p>

<p>ہر کسی کو نصیب ہے اور وہ جس سے کموں و صفت اور کیا جو کچھ ہو کہ یہ اس کا کردار کی صفت بخیر عرض ہے جو کہ سب سے عیب کوئی اس کو سمجھے کسی طرح جس کے نزدیک کموں و کمین دیا ہے تو دنیا رب مجھ کو سب سے سوا ہے نہیں اب اور یار جہاں تک مجھ کو ایمان اور ایمان مری یہ عرض ہے اب سے یا</p>	<p>کچھ جو چاہے کوئی اور نہ کہ کسی کہ دل میں جو کچھ تھا ہے کا بھلا یہ کیا ہو اور کیا اس کی فکر ہو رہی ہے حق میں یا نہیں سمجھتے ہیں اور اس کو اس طرح مناجات بختیاب قاضی الحاجات</p>	<p>مخصوص و غنیمت بنی کا نام بیانی نہیں یا ہون میں ایشا زبان بیان اس کا خدا ہی ہے سب کا بڑا ہے پورا ہے نبوت جو میری آخری پر مناجات بختیاب قاضی الحاجات</p>	<p>کموں کہ میں سو میں کسی طرح اور اس میں زبان میں بیان دیا کچھ مصطفیٰ ہی سے علی کو جان کہ اور نہ کہ خلافت ختم ہے وہیں علی یہ میری ادب است بول رہی کہ مشکل سخت ہے مجھ پر یہ اب میں مانگتا ہوں تجھ سے اجابت کے لگا پاس دعا کو رکھو تم وہ سب کے گراں کو</p>
<p>تو بھیر میں مدعا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاب میں ہے وہاں حالت ہے گی اور اپنی یہی تھا سچ مجھ کو کیا کروں میں اذیت جب بت سی پائی ہے یہ کہہ کر ہے کھلا ہے سر و پا کسی جاہل نہ تھا آرام مجھ کو تینے دن کہا دل سے تنگ پر ہر جا تک میرا میان پہنچا محمد بنی نام اور کما ہر مشہور خدا کو ہر ہمیشہ شاد رکھے رہے اور کو ہر ہمیشہ تندرستی</p>	<p>ہمیں ایک سرگشتہ بنی در خدا چاہے کے دن کا نہیں تا کوئی اس کے کہ ہم سے فقط اور کوئی کہ ہم سے کیونکر اور کوئی تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی ہے پھر امدت تک صحیح الصبح نہ تھا وحشت سوا کچھ کا مجھ کو کہ تک زندگی کو سب سے کیا ایک کشتی میں آن پہنچا میان مجھ سے اور کما ہر مشہور غم و اندوہ سے آزاد نہ ہو کہ گرد اور نگر کے</p>	<p>فلک کے ہاتھ میں تنگ آیا عبت ہو جب میں نہیں ات الگ ہو جائیں گے کہا کہ اس سے کیا دل کو جو اس سے نہ تھا نہ رونا نہ شورے دل نہ تھا کہ کو کشتی نہیں کچھ پاس تھے کوئی مجھ کو نظر آتا جو انسان رہا مدت تک خانہ بدوش کہاں تک خوش مستی میں ہے میان چھو جوان لک میرا ہر میان دور میں اور کما ہر مشہور یہاں تک ہر سامان و نگر گئے لیکر مجھ سے اپنے گھر کو</p>	<p>تو ابراہیم کا میری دعا پیا کروں ہر باد میں اپنی ہر بڑی کی رفت آس رہا تو بالکل اور کیا میرا خود خوا دلیکس کوئی مجھ کو خوش تھے پر اب لازم ہی ہے لیجئے تو رم کہ تانیں اور سب سے مجھے پہر ایک دن جا گیا ہر بس اب بدو کسی بستی میں وہ اپنے سب طرح سے قدر میں اوہوں میں خوبی اور ہر وہاں ہے نصیب ایمان و نگر رکھا الہ میری آگے مال نہ کرو</p>

<p>سچے وہ دیکھ کر آپ سے غیر اصلاً نہ رکھی جہ سے کچھ بہر صورت مری گردن پہ لڑن اوٹھاؤ تھے وہ ہر اک بائیں غرض ہر ایک نامیوں کا بین فرستادہ ملک پہل ہی آیا لگے وہ مجھ سے کھینچنے کی کہا میں تجھے جتنا ہمارا معلوم مگر جب کہ مجھ سے بہت کچھ ہو رہا تھا اور سکون پڑا وہ اول ہادیات لکھیں نہیں لکھتے ہیں کوئی چھوٹا جہان میں جس قدر گھوڑے ہیں اگر دیکھا جائے فصلوں میں ہیں خلل ہو دوسرا بڑا کرے کا خلل چھوٹا جو سو رنگ کا</p>	<p>کہ پھر مطلق رہا اوٹھ کر کچھ شعبے تو آویستے نہیں ہیں اوٹھ لکھا ہے یہاں تک کہ خوفی سے تاکتے وقت کسی تو گویا تہا بہشت و دین نہایت طے ہو گا اوٹھو بایا کہ نہ اس کو کہا کرتے کیوں کیا تہا شریں میں وہ مرقوم تو کی اوٹھ لکھتے ہیں چھت</p>	<p>سے ال اوٹھ اور اوٹھ غرض جو اوٹھ تہا سو وہ کہ اس پر کو اوٹھ اس کا وہاں جو شے ہوتی تھی وہاں قضا اک ایک جو سو تھیں زیر گھر لکھتے تھیں اوٹھ ہماری خاطر اس کے نظم سودہ کیا ہے جس نظم کے کیا خاطر سے اوٹھ غرض ہاں</p>	<p>پہنچن شہ وہ نہا اوٹھ کسی تہا کچھ اوٹھ میں میرا پہنچن ہے ہی کچھ میں جہاں سے ہوتی تھی سو باہر لکھتے تھیں اوٹھ کر میرا سوار کیا بہت کھتے تھے بہر صورت اسے کہ جسے نظم یہی لازم ہے ہیں جہاں وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرقوم بند ہاں جو سو دروازے ہت تہا ہے اوٹھ تھے وہ سچے اشرفیوں کے سوہر کا پتا دینا ہو تین سر عیب بیوں بیوں کا کہ ہول دیکھتے ہیں جس کو دیں گے پانچواں پھر تو بد کہ تین کوئی اسے تو سب کا ایک ہی ہے حکم مساوی تھا پردہ ہیں کوئی کتا ہے تھی اسے کچھ ہی میں اس کا مقرر بار تو جان اس کو اسے کھتے ہیں اس کا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لکھتے کانکر قصہ اس کے نہیں لکھتے اسے لکھتے یہی کتا ہے سینگوں نہ لو اوٹھ کو مارے گا گدھا سینگوں آفت تو تہا دھتے ہے اچھی</p>	<p>خدا کر کماں کی ہو گویا جو بہتر ہے تو ہیں تو اوٹھ حال سے ہو جائے مفصل تجھ سے ہوا تو پڑی کا اور وہ فصل اول اس بیان جو نہا</p>	<p>غیر اوٹھ رکھا کس طرح کے گلگوں کل اوٹھ عیب اک پانچ مقرر عیب گویا قباحت تیسری صورت فصل اول اس بیان جو نہا</p>	<p>وہ مانتے ہیں ہو گویا اگر وہ تین پانچ یا اسے کھتے ہیں کہ کوئی کتا ہے سینگوں کوئی تھے میں تھوڑے کئی ہر بات نزدیک نہا کر کماں کی ہو گویا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لکھتے کانکر قصہ اس کے نہیں لکھتے اسے لکھتے یہی کتا ہے سینگوں نہ لو اوٹھ کو مارے گا گدھا سینگوں آفت تو تہا دھتے ہے اچھی</p>	<p>خدا کر کماں کی ہو گویا جو بہتر ہے تو ہیں تو اوٹھ حال سے ہو جائے مفصل تجھ سے ہوا تو پڑی کا اور وہ فصل اول اس بیان جو نہا</p>	<p>غیر اوٹھ رکھا کس طرح کے گلگوں کل اوٹھ عیب اک پانچ مقرر عیب گویا قباحت تیسری صورت فصل اول اس بیان جو نہا</p>	<p>وہ مانتے ہیں ہو گویا اگر وہ تین پانچ یا اسے کھتے ہیں کہ کوئی کتا ہے سینگوں کوئی تھے میں تھوڑے کئی ہر بات نزدیک نہا کر کماں کی ہو گویا</p>

فصل اول اس بیان جو نہا

سو آنسو ہاں کی سانس نہیں
اوی بھرنی کی شش بھرنے سے
وہ خود ایک ہوا خود ہوا
مبارک بابر کہتے ہیں چپ
نڈاؤ کے جو پہ جاتی کے اند
بیل اسوں کو تو لبنا نہھا
بیل میں کے بھرنی کا حل ہے
سوا او کے مساوی ہاتھ ہیں
کھڑی اکٹھ نہیں اس میں ہاتھ
اور او کے ہاتھ کے بارے میں جب
تجربہ ہاتھ کو بھرنی کے
جوش پیچے کو اس بھرنی کا پل
جوشند او بر کو تو بھرنی قسم
تے بر ٹوٹ کے جو ہو کہ تو
کہ نام او کا وہ بھرنی میں چپ
تو نام او کا بھرنی کے بھرنی
جوش و دھولت او اس میں چپ
غرض جس کے بھرنی کے بھرنی
اب میں بھرنی کے بھرنی
خصوصاً چپ کو تو بھرنی
نہیں بھرنی کے او کا دھولت
اس میں بھرنی کے بھرنی
نہیں بھرنی کے بھرنی

و ہندو سمجھتے ہیں کہ لارہ
 منظر ہمایون کہتے ہیں پیدار
 یحییٰ ہر نام اور کلمہ کے پاد
 سمجھتے ہیں اس کو لکھ چکا
 تو ہر قول تو اس سے بہت
 بشرط و یون اور پیر نہ یار
 منظر کہتا اور گندہ بغل ہے
 دھنوب اور سکونہ بدی تاجہ بین
 زبان اپنی میں ہنم اور کوثر
 تو گنگا پاٹ اسے کہتے ہیں
 تو وہ دونوں پہرہ بالکیت ہر
 تو کہتا کا رام و کاما ہر زما
 سبھی کو ٹھاکر اور کاما ہر یام
 تو اس کو ٹھاکر کو مطلق کہتے
 جہاننا جی میں اور پیر تو یل
 و گر سبک تو بد اور سکون
 کہ سہرہ میں کہتے ہیں اس کو
 تو اس کو ٹھاکر کہتے ہیں
 سبھی کو ٹھاکر کہتے ہیں
 کہ دیکھ اور سکون کہتے ہیں
 تہجیزین کو اور سہرہ یار

تھلکے نیچے جو ہنری اور
 سمجھتے ہیں اس لیے کہ
 پھر اس کے نیچے اور
 اگر کوئی نام ہے بھی اس کے
 اسے جس کا نام ہے
 کہ وہ پیدا کرے اس میں
 اسے لینا نہیں دے گا کہ
 نذر ہنری ہو چوٹی
 سوا قوم کو اور اس کے
 نہیں کہ وہ اس نام کو
 فراموش کرے اس کا
 نذر ہنری ہو چوٹی
 چوستا بھی تو نہ نہ
 وہ گھبرا کر اور
 جو خبر بہ ہنری کا
 اگر ہنری ہو چوٹی
 جنوں طاق کی طرف
 و کہ چوستا میں
 سچے نگاہ کو
 یہ وہ ہیں
 ہنری ہو چوٹی

کہ اگر زمین نمی سسکد ہند
 اوسے کہی کہی ہر محبوب
 تو اوس ہونری کہ شہب ان اوج
 تو سسکدہ ہون سکا چہ نام
 وہ دین اور سب دین
 نہیں عیث سزاوے ہونی دین
 و لیکن وہ خلج جو فر کہ شہب
 تو اوس کو مرے کہتے ہیں ہونی
 کہ اوس ہونری کہی نہیں سسک
 بہت لہجہ دین و دیگر نام اوس کو
 اوسے پہچاننا ہے سخت مشکل
 کہون باب اوس کو جو سوسہنگی
 جہاں وہ ہوا اوس کا خبر دار
 بلایک جان اوس کی ہونری بہت
 دیا ہون نہت سسک کہ کو خو
 تو سسک سسک وہ ہونری نہت
 تو اوس کی طرز کو تو ہونری نہت
 فرود شدہ جو کہ جامہ ہونری
 اوسے بد چاہی ہونری نہت
 اوسے بہت ہونری نہت
 جو وہ ہونری ہونری نہت
 وہ ہونری نہت جہاں سسک نام
 رکھو یا و انکو سسک نہت نہت

[illegible]

<p>جو ہر حال میں بدترین لایا حدیث کے توحق میں ایک آئی</p>	<p>وگرہ بدگانی تو وہ عیب نہاں نہ کر حق میں کوئی بھائی</p>	<p>جو شہر سے عیب کے لیے شہریت پر ہی بھائی بھائی</p>	<p>نہیں کوئی گناہ خوب بھائی نہیں جو کا عمل اور نیکو بھائی</p>
<p>سرانصل وہ میں ہویدا جسے تو مرنے کو پہنچا</p>	<p>فصل دوم در بیان وہ مودت و دوستی</p>	<p>فصل دوم در بیان وہ مودت و دوستی</p>	<p>فصل دوم در بیان وہ مودت و دوستی</p>
<p>اگر وہ بھول جائے تو ہر گز اوس کے منسل تو خوں کے غور</p>	<p>کہوں تو توڑ دیا تجھ کو اوس میں کہ مودت نہ ہو</p>	<p>بھائی ہی ہوں گے گھر جو کم ہوں تو میں عیب</p>	<p>رگین میں تین تازی کی مقرر ویسے گریز ہوں تو نقصان</p>
<p>اوس کے منسل تو خوں کے غور لیکن جو زک سونے رنگ</p>	<p>جو نکلے جو تین استخوان اوسے تو لیکے نہ کار بست</p>	<p>تو اوس کے جان تو بد باہر شک جسے ہوں اور اوس کو جان</p>	<p>نہ سن سرگھر و دشمنی ملک بدوق اوس کو جان جان</p>
<p>یہی تو تین جو تین کے عقل جو ہوں تو بن گشتوں پر</p>	<p>کہ ہوں بھائی ہے کا منظر تو اوس کو توڑے بھی بھائی</p>	<p>جو جو جو تو تین کے بھی سب کے یہ کہ اوس کو تو</p>	<p>نہیں کی سہن شکایت اوسے ہر گز نہ تو دہرا</p>
<p>اوس کے جو اوپر ہدی فی کمال وے نہ گزرتے ہیں اوس کے</p>	<p>تو بیل ہی اوس کو تین لال کہ نہ دیکھے ہے عیب</p>	<p>اوس کے واسطے کہ تین کم اگر موی ہو ہوں تین کم</p>	<p>کہ ہوں تیرے اچھی جلد لایا تو گھر اور کھلے اوس کے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>جنگل ہر ہوت لڑاوس جو حق کہ کاب سہ کے ہم</p>	<p>وگرہ بدگانی تو ہوں گے اگر شکستے اور ہر گز بھائی</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>تو اوس کے اسطفا تو غم نہ کمانا جو دانا ہو اوس کا نا کمانے</p>	<p>زیر شکستے ہوتا رہے اوس جو ماتہ اور اوس کے ہوں گے</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>اور اندر سے زیادہ ہو دیکھ مسلمان اوس کو دوس کو</p>	<p>تو اوس کے دل میں تو مطلق کمانم اوس کے تو تین ہر ہوت</p>	<p>وہ ظاہر میں اگر عیب ہے اگر گھر اوس کا ہوتی کا</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>تو اوس کے دل میں تو مطلق کمانم اوس کے تو تین ہر ہوت</p>	<p>اوس کے کو نازہ کو اور اوس کو نہاں سے تین ہوتی اوس کو</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>تو اوس کے دل میں تو مطلق کمانم اوس کے تو تین ہر ہوت</p>	<p>اوس کے کو نازہ کو اور اوس کو نہاں سے تین ہوتی اوس کو</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>تو اوس کے دل میں تو مطلق کمانم اوس کے تو تین ہر ہوت</p>	<p>اوس کے کو نازہ کو اور اوس کو نہاں سے تین ہوتی اوس کو</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>
<p>نہیں کہ رنگ تو ہو گا وہ لنگرا دشمن کے اوس میں تو کم</p>	<p>تو اوس کے دل میں تو مطلق کمانم اوس کے تو تین ہر ہوت</p>	<p>اوس کے کو نازہ کو اور اوس کو نہاں سے تین ہوتی اوس کو</p>	<p>تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے تو گھر اوس کو تو فی ہوں گے</p>

کہ مریض غوطہ کھوڑا نہایت
اوس کو کافی نہیں کہتا ہر چہ
نظر وہ دیکھنے میں اوس سے
کہ جس کے چوہن سے سیدھا رنگ
کہا کہ فرہین سب سے کتر گون
کہ وہ ہر گز نہیں ہوتا سوتیا
ولیکن وہ چلنے میں بہت
تو جان اوس کو کہ باید کش سے یکم
تو اوس کو کہ گویا نہ جان کجا
نہیں ہوگا کہ گویا کھوڑا وہ مٹا
کیجئے نیک سے سو فرہین بیکار
تو پھر وہ ہوزیادہ دیا کہ ہو
کہ چھدر پایا تو کھینچتا ہر حال

فصل چہارم در بیان
کہ جو باور اوس کو کہ گویا
تو عاقل و بیان یافتہ کہ
نفس وہ ماہر وہ ہی چھرا
توینے کا کہ تو اوس سے تنگ
تو لازم ہے کہ مالک اس کارو
بہت بدین ہے اصلانہ تو
یہ ظاہر دیکھنے میں نہ ہر
وہ بر عکس و سب کو کہ تو زہر
تو جان اوس کو کہ ہم ہنسی بکال

پسند او کے سوا کہ قریب نہیں اور
 کہیں بن خند گردن اس کو لائے
 جو پوچھے کوئی کیا ہے میرا
 بہت سیدھے وہاں اور خرم اور خوش
 وہ گھوڑا جس کا سپہا بن کو بیٹا
 جو گولہ بازوں کے ٹکڑے میں
 سب اچھے فوجی وہ کام کا بار
 مغل سپاہی بنے اس کو کھینچ
 لگا دیو بیٹ جبکہ اسی سے با
 سچے اس کو تو یہ اس کو شک ہے
 ہمیشہ گرم بیت اور کہ میرا
 بہت کہا و گادہ لہو کو لکھ
 تو اہل ہند اس کو کہتے ہیں سب
 لہو اہل سپاہ
 لہو اہل سپاہ سے میرا کہا مان
 سچے اس سے بڑا تو وہ وکیل
 بطا ہر کہنے میں رہے
 خبردار اس کے ہر عیب سے
 یہ سب کہتے ہیں گداسی لہو اہل
 بہ دونوں وہ آدمی ہم کو
 اگر سودی سفید لکھ دیا
 سر کیا پاس اس کو کہتے
 وہ عرب قوم کے نزدیک بہت

مری بھی پیر ہے کرتا ہو کون
وہ سلطان نہیں مغل نہیں کج
تو کہ تو ہے گھوڑا کا دشنا
تو کہیں غیا تو او کو بے غم
تبر کوں ہے مقرر نام اور کا
تو پھر ہے وہ کج تو کہا نہ پر غم
وے سوداگر او کو نہ زینار
تعجب ہے ہیں ہمارے دیکھ رہے
فلاح اوسے نہوگی تھکانو نہا
یقین بھرجان کہہ کیا تلوام
بہت چلنے سے ہونا زور نہایا
اور اوس گور کو اپنی خرم نہ جان
مغل اچھا او کہتے ہیں لاپ
کر فتنہ حیارم میں انما
نہایت نخل اور بد میں اوس جان
اوسے نے نہیں کچا اوسیں کچا
وے باطن میں شک بے باہر
مبصر لوگ اوس کہتے ہیں غلب
دیکھ گا کچہ نہ اوس کو گھر میں باقی
تو مطلق اوس سے مت وہ حیر
تو بس گشت جانا اوس کو انسان
حذر کروں وہ گونا گونا
سناہرینے لوگوں سے کر

میرزا محمد علی خان قزوینی

لے اہل علم سورتہ غائب بیان نامہاں کربان بہت بار تک کہ کند لنگ چھوڑی کہ خور نہ دہان کربان شمشک

ولیکن جو فعل ہے اہل ایران
کسی پادشاه کو سہ سہ لیک
انہی سے بچا شہنشاہ لوگ سہ
لکھ لکھ کوئی اگر کجگو ہے جان
اگر ہو سہ گہوڑا یا کہ کجگو
وہ کہتے ہیں یہ اس طرح ہے
اگر بے شک تو کیا کجگو غم ہے
اور اس کو بھی برابری ہو اور
سنگ ن سے لگ کر کجگو ہے
سناپ فصل پنجم کا بیان ہے
غرض کیا بچ خوشو میں عیب
جلد جب تک کہ گہوڑا نہ مل
پڑو گشت تو کمری نہیں ہے
اوشے کو چھ کہ صاف تو
بہت کہنا کیماسو ہو گا موٹا
نہیں کچھ کی کچ اور بچان
کہ بکھوڑا متفرق ہو گا کم خور
کوہ بچان کیا میں اس کی قوم
بہی سہ شہر ہو فرسہ جانی
ہو جواب مجھے تو شہر کیا
تو شہر کجگو رہ گہوڑا نہیں ہے
انہی لال کہتے ہیں میں عیب
سہ گہوڑا ہندو میں اچھا ہے

کچھ کہتا ہوں اس کو دیکھ سہ ل
تو اس کو بھی بچان آیا ہو
بہت بد جانتی ہیں لوگ سہ ل
جواب اس کا ہر ماہی سہ ل
تو سہ ل میں ہندو اور بچان
بہت اس لکے اکثر بچہ ہے
سنا چھا ہے گہوڑا اس لکے
ولیکن بوزوہ جو ہو فرسہ
نہر دوس اور نہر غدر ہے
بیان فصل پنجم کا بیان ہے
تھے بچان اچھا کہ لک
مجھے برعکس تو یقین ہے
وگر برعکس تو یہی ہے
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چوٹا
وہ کم کہتا ہوں بچان اس کی بچان
یقین ہے کہ ہو گا سہ ل
وہ خود ہو جائیگا کہ میں بچان
مگر بچان شہر عیب ذاتی
ہی بچان شہر کجگو کا ہے
نہما گہوڑا اس لکے تو بچان
نہیں شک میں میں بچان لک

بہر دیکھیں سہ ل بچان
نہیں ہے اور بچان کی بچہ
سب سے بچا بچان ہو
یہی ہے کہ اس کو بچا ہے
بچا اس کو نہیں کچھ جانتی ہیں
جو آویز بچان گہوڑا بچان
بہر بچان میں کہتے ہیں بچان
ہے اس بچان اور بچان
کہ ان سے بچان اور بچان
فصل پنجم در بیان عیوب شمشک
وہی ہوتا ہے کہ لنگ گہوڑا
خدا ناک رہ کر مری ہو گہوڑا
وہ باندہ اس کو لک بچان یا
یقین جان اس کو گہوڑا ہو
کوئی سوداگر اس کو دیکھیں بچان
مگر کہتا ہوں چوٹی چوٹی چوٹی
اگر کوئی دندان کہ گہوڑا
نہیں چوٹی چوٹی اس کی یقین ہے
زیادہ اور ہو جاتا ہے یا
کہ کھنک ڈال لیا اس کے
اگر تاہم بچا ہے بچا بچا
انہی عیب ہو چھ جانا ہے گہوڑا
بیان چھامی اس عیب در

نیکم کہ بابا قالد است
بچا ہوا وہ نہ کہہ دوس سہ ل
نہ اس کو کہ میں عیب ہے
اب اس عیب میں کہ لک
ولیکن اہل ایران بچان میں
تو کہ سب کچھ بچا ہے یا
کہ ہو بچا اس کو بچان
اور کر کہ ہے ہو گہوڑا
نہیں میں بچا ہو گہوڑا
بچان میں سب عیب
کہ جو کہتا ہوں لنگ گہوڑا
تو بچا اس کو بچا ہو گہوڑا
رہ اس کے پاس بچا ہو
تو بچا سہ گہوڑا ہو
وہ کچھ سے ہر گز بچا ہے
اوشے کہتے ہیں بچان عیب
تو وہ گہوڑا نہیں ہے بچا ہو
بچان مرگ اور کچا کار انہی
مگر آواز بابا بلکہ سو بار
وہ گہوڑا دیکھ اس کو بچا
تو ڈال کے سفید اس کو بچا
بہت عیب ہے بچا ہو گہوڑا
جو بچا ہو بچان بچان کا

میں سے جس کے کوئی اثر
بہ نسبت جس کے ہر ہر
تک چھوڑ دینا اور
اوسے میں کیا کہیں میں
لو جتنے سال اوس میں
نکلتے چار دہائی میں
سیاہی جس قدر میں
نصیحت یاد رکھو تو ہماری
پڑا ہوا فرق تینا میں
گئے ہوں بل اوس کے
تو بھی جاننے میں
شارین تیرا وہی کہ
وگرنہ وہ بھی نہیں
میں میں نفس کی
کہ وہ دایم دو اور
میں میں ہر قسم کے
تجھے لازم ہو کر
کہ اسے کہ جو
بہت سا کہ میں
رہا ہر قسم کے
لکھا ہوا میں
تو یہ مجھ میں

اور تراوسے سے پھر دنیا

کہ بلکہ بہت کمات ہو چھوڑا

سکرتو بہت کمات ہو چھوڑا

در بیان شناخت سال

در بیان شناخت سال

در بیان شناخت سال

تو بلکہ اون اور اون کا
تو کہ جس کا ہوتا ہے
مقرر ہے ایک ہوتا ہے
تو لازم ہے کہ تو اس کو
پھر لوگ اس کے میں
میں میں ہوتا ہے
تو کہ یہ خطرہ یہ ہے
تو کہ میں کہی کہ اتنی
وہ نادان ہے جو اس کو
بہتر ہے جاسکتا ہے
کوئی اور تر ہے

تو بلکہ اون اور اون کا
تو کہ جس کا ہوتا ہے
مقرر ہے ایک ہوتا ہے
تو لازم ہے کہ تو اس کو
پھر لوگ اس کے میں
میں میں ہوتا ہے
تو کہ یہ خطرہ یہ ہے
تو کہ میں کہی کہ اتنی
وہ نادان ہے جو اس کو
بہتر ہے جاسکتا ہے
کوئی اور تر ہے

تو بلکہ اون اور اون کا
تو کہ جس کا ہوتا ہے
مقرر ہے ایک ہوتا ہے
تو لازم ہے کہ تو اس کو
پھر لوگ اس کے میں
میں میں ہوتا ہے
تو کہ یہ خطرہ یہ ہے
تو کہ میں کہی کہ اتنی
وہ نادان ہے جو اس کو
بہتر ہے جاسکتا ہے
کوئی اور تر ہے

در بیان ہماری

در بیان ہماری

در بیان ہماری

و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے
و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے

و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے
و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے

و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے
و لیکن یہ میری سزا
غرض جو بڑی گڑبگڑ
میں میں ہر ایک کے
بہتر ہے ہر ایک کے

لے جائے
سری لے جائے
آدی لکھ جائے
کری لکھ جائے
عالم دار لکھ جائے
پیشا

دراوہیں شیدی فی الفل	نوجا فی پیکہ سری کا کل	اگر سری ہوئی ہو اوکو بیک	تو میں چاہوں اور اوکو
ولیکن ہو اوک وکو بھر	کھانا تیرا سے دانے کو	و یا تو میں دینا چھو	کہ تا سری کو گری اوکی
ولیکن بار آتا کام کرنا	زیادہ ایک سے مطلق دنیا	و یا دینا اوچی عورت ہی	کہ تا ہو چاک او س سری
اگر قریب سے بن جائے سری	تو یہ جانے یہ بادی سری	عالم کو ٹھکرے میں خالی	لے سے میں بنی ہو
نے اس کو منت بھول جانا	کہ میری پہلانی سے کھانا	و یا دوسرے بھر تو سٹھ لے	عالم ہینگ لکھ جائے
بھرا دسکو تھوڑے میں	کھانا دہانے انیکو کھانا	نہ دینا میں شے بھر	قیامت ہوگی دیکھ کر
و یا دینے لے جب اوکو	تو اس میں بچ سو کھانا	نہو بھر پیر سے بھر	سی دس پانچ دن تک
اگر تو سن گھوڑ کرے	تو بس گری ہوئی ہو کو	مسواوی تو بھرا کو	کسی ملی دن لکھ
پیشام او میں سے	کسی ٹی کے پاس میں	سحر پیش از نہاری	پیر او کو بھرا
اوس کے تیریلے	خلل وہ دور ہو چکا	دیاک کوڑی بھر	یلا پانی میں اوکو
اگر سے زیادہ ہو	اور اوک لی میں	تو اوک گھوڑے	اور اوک زنگی
جھاڑی سے جی کا	کہ میں اوکو	خلل جی کا	میں اوکو
اسی صورت سے	جو جو لکھ	کہ سری کا	دہی گرم اوکو
و گویا زور دے	تو بادی کی	اگر ہو	علاج اوکا
و گریاں سے	تو بس گری	کئی دن	مسواوی وزن
سچید میں	مری اس	کھانا	لکھا
اگر کرنا	تو دہانے	نہایت	کچھ جو
کھانا	نہی کر	مصالحہ	کہ تا
و	کہ	دگر	چلے
تو	کہ	چھٹا	کہ تا
و	سنگ	منکا	برا
اگر	عوض	جیل	پیر
کھانا	کہ	اگر	تو

<p>نہو معلوم کر اوسکی تجھے راہ چوڑاوی گوشت اور پیچ کو ملکر دہ چکانی جو آتی جا اوپر کرب الیخ وان بون چینیم دہ ہن آرتھ کن اوکھو نہوٹا</p>	<p>نومین کن دوجے اوکھو اگاہ کہ ہو جاو حریرہ سار گل کر اوسے لیکر اک پاس کے اندر توفت ہوا اوسکی سال بھرم</p>	<p>نگا کر ایک کا اہل ہلا کر ہست سا نیچے میں باقی بھرتو جیسے میں ملا کر خوب ہو دگر اسے زیادہ تو کھانا</p>	<p>پھر اوسکا گوشت پیسیں اگر اور اسے نیچے ہر ہم کچ کر تو کھلا پانی کے اوپر انکو خو تو پھر اوسکا بہت سا خطو کھانا کہ جسے پھٹا اوٹنا کھانا</p>
<p>جسمان میں نام اوسکا کر گری تھے جے میدوم کھوٹا جو کھ لے بال و سمن بازہ لکھتے جو گوٹری ہو تو کھوٹے و نیچے وایسا بون کر کہ شافہ بنا کر وایسا بون کر کہ شافہ بنا کر</p>	<p>دہ بیماری تھکے ہی بری نوب تو جان کر یہ پیشا ہے بند کھلے میں نہوٹا اوسکے پیسہ نہا نہ یہ دوا بھی ہے جہا کہ پیشا ہے سے بھی ہو کھلے تو اسے بھی لینے کی مرہ ہو</p>	<p>سوا سو دہ بیان کر اہل تو اسے ہاڑ میں مریج کر لال کھلے نہوٹے ہی نیچے پیسہ دیا میری کی نیچے خوب جی وہاں لے دہ سیرا کھل لیکر کر کرید وانی کیہ جڑانی</p>	<p>لیکن نہوٹے ہی ایک پیسہ کہ وہ دہ لے کر دیشا کی مال تو البتہ کہ ہوا دہ نہوٹے رکھ اوسکی نیچے میں کر دیشا پلا نہوٹے کے اندر سے نہوٹے تو پھر بازار سے منگو کر دانی</p>
<p>بتا پانی میں اوسکا لے لیسے ہر ایک بات تجھ جانی اور اپنے منہ سے کوٹھی چاٹے نگا کر چارے بھر گڑا کو ملا کر بنگ بھی اک پیسہ جو گھوڑا لو کر بغاؤ میں جہا</p>	<p>اور اسکا اوکھو فوٹون جو کر کہ دو لوٹو نہیں بھر کر دانی کہ گھوڑا تن کے پیشا ہے فقط خالی ہی گلیا کو لیا تو کہلا کر دیکھ نہوٹے سے دیا ہر خط مضطر ہو کھلے</p>	<p>دہ گھوڑا ہو پھرتی ہے کہ اہو ساغری کی پاس تار اگر گھوڑے کی سمجھ نہ لے ویدا و پیسے ہر نہوٹے لانا لیکن ہے ضرورتی بھی تار نہوٹے دہ باد سول انشا تو پنا</p>	<p>گر اوسے سے پانی کو زمین پر تو کر سالتوری کی جا تھلید دہ چند اوسمیں سیرا نالو ملانا نہوٹے دہ قاترہ جیتا کے لیسے کہ جس سے کر کر کر کر کر کر یکایک کر کر کر کر کر کر</p>
<p>دیاک لیندا تھی کامنگا تو یقین ہے خوب ہو جاوہ گھوڑا کہ اوسے یوں کیا ہو دیت کیا اوسے گھلا کر تو اس میں ماد نہوٹے سوا اوسکی دوا کچھ</p>	<p>مہیا دکنی مرچیں لاکر لے برابر چھال تھیل کی ملا تو نہو پھر پیٹ میں اوسکے کھڑا لگا رو دہ میں ہے جہا کھانا پہاڑ سکوٹال میں بھر کر لیا کر مگر نشے خدا اوسکو تھا کچھ</p>	<p>کھل کر بس کھلا دے لکھو پلا دی جہا کھانا لو نہیں بہر ٹروٹری لوٹ کر جو دم کو ماس نشانی دودہ لا تو ایک آغا اک کر دہ پھٹا تھیا ہاں کر کر دم پیٹ اور لوٹو کھانا</p>	<p>لیکن خوب ٹھنڈا اوسکے کر تو بدلو جس سے چاہے اس کے اور اسکا نصف گلی کر دیشا سوا سوٹ سے چھوٹا کھانا تو کر اوسکو لگانا لو میں کھانا</p>

نہوٹے کی اول

نہوٹے کی دوم تلہ کر کر اوسم کھل کر کر بھی اوسم کھل کر کر بھی

نارنگی

نارنگی

نارنگی

<p>اوسے باد کی دھواں کمانی یقین سے خوب ہوجاؤی انگوٹھ سے زیارہ چھوٹی اوسے دھواں کمانی بادا جو ہر دھندلے رستہ تو پہچان نہیں سکے سوا اسکی دلاؤ اور دھندلے گھوڑا ہر طرف پکارا دنگو کو صیدی سے تیار کہ تا اوسکو دھانے دھولاد پھر اوسکو ساغری کو کر کے گل نہیں دے ہر گھوڑا کیودانا اوسے کوٹ کر باریک تیار ہے مینے بہت سے آزما یا ملا دنگو کوٹ کر عقل کو گم اوسے نصف صبح اور نصف رشا شکر برائے اسکے نازہ کہ سمجھ لکھ دست اوسکو شہیا پہچنے گرجا ندنی کا کوئی مارا تو تب تک اسے مرض کی سزا اور اوسکو ڈال کر ہاؤن میر کج شرباک میر ڈال سمجھ کج یونہی لپٹا دیا تاس کہ تو ہم کہ جسے چاہے پاد پھر نہ زنا</p>	<p>بے گمانہ گھوٹا بانی کہ پھر گادہ ہم سیکڑوں گز دیا اک نیم کی لکڑی ہوجوئی کہ تا وہ اپنے گھوڑا ہلاوے تو جب تک اوسکے فطرت کو کورنا دین کر ڈال خستہ سکونی القو نہواں چہ میں کر کوئی مقرر منگا بکری کے گدے پانے کا چار وہ سارا لہڑا اوسکو ہلاوے بستے گئی کو بیٹے ہاتھ میں تل ولیکن میں ضرر میں ہر دانا دیا لانز کو راک یا دھیرا مری اک خرملان فشتا تیار منگا دوسیر وہ کوئی چار ملا نصف صبح یا موندہ خان دیا چاروں طرف سے رانے مے اوس داغ میرا ہی چار وہ پاک زنگی گھوڑا ہلاوے غرض گھوڑا نہ بکھلا پروا کی جو چہ اور باد نہ کر دے عید جی مل پھر کوئی سر کھلا سب سے کوئی بار ہر دم براستہ چاہے پاد پھر نہ زنا</p>	<p>سو ہر باد کمانی گھوٹا بانی بلا بانی میں دیکھ اوسکے تو کہہ کہ با دھیرا یا چانی کڑا کر تھان پاد کو کھڑی چار و با ہر خطہ کر کوٹے پرے سو پٹ لڑا گئی عروقتی دوا کہ ہے خطرہ رہی گزہ باہر کوئی سد ابرام اوس میں لگا نہو پر شور باد میں سیر کم اسی خطہ کو اکثر مرد عاقل لے آئے میں آد پھر تھکے تھ کہ جاتا یوں گھوڑا مقرر وہ موجبت کہ ایسا اول فرد تو پھر فرج ہو تو اوسکو ہلاوے سرک بال سے اوسکو ہلا کر تو اون ہی پلا یا کر اوسے رو زیادہ سمجھ میں ہے کہ سمجھتی کہ ہر فی طر اور تر میں ہر بنسٹے اوسکو تو سکڑ کر پاد منگا اک خرم کو پانی میں کر کہ ہواں سکڑی ہری گشتہ پاد بتاؤں اہلانا کا جتو چال کہ ہواں سکڑی ہری گشتہ پاد</p>	<p>کہ تاج پاد کمانا اوسکا میل سو ہاگہ میں کہ پاد پاد اگر جو چہ کوئی کشتہ بانی اوسے سے قانزہ کی طرح پاد نہو کر کے سب لڑا گھوڑا کہ پروا ہو گیا تھا اوسکا ہوا لے کر پہلے لہجہ نند تو پھر ہر جان میں ہر ہاں پاد طرح اوسکی تباہی میں گھوڑا پہلنا اوس غیر اوسکا ہر شکل چلا دے میں اپنا دھندلے تھ مار دیکھا ہر مینے اس میں اکثر کھلا یا کر یوں ہی تو اوسکو ہلاوے اگر انہیں سے نہ کوئی نازہ ذرا گھوڑے کو کڑا پاد نہو کر جاری اوسکا پٹ گز تو اس سے ہی ہر ہوتہ رستی ہی چچان قونج کی جان علاج اوسکا بتاؤں چھوڑ د مری تقریر یہ کہ اک فراگوش صبح لائیں ایا کوٹ ایدست اور اوسمیں گئی ہر صاف پاد ہر ہر گز اوسکے ہر ہر پاد</p>
---	---	--	--

سو اے گلہری اور گریڈر
 کرو نہیں میں اس سے جگر اگاہ
 نہیں میں اس کی کچھ اور بیان
 سمجھت اس کے شے کو زنی
 اسی گھوڑے کو سب اول فر
 و لیکن کہ جو اپنے پانی کی قید
 سے جو بند ہو جاتا ہے حکم
 بڑا کر اوسکی میتیانی پر کہ تمہا
 فوٹاں اور سکا نہیں کچھ یہ سید
 ارشادی کو پلین اور کون کھاری
 دیو حسین دھین دیو خوب غور
 جو سمجھو گم گہری کی ہوا تو
 بیاورن ٹی میں اس مردی ہوا
 و بالک مر کر اور اس مردی دست
 بار بار اس کو ٹھکانا تو کو گل
 دیا شے انٹ کی نیل سکا تا
 زمین کے ساتھ ایک پریم
 طاغیوں کے پانی میں آتا
 وہ سچی اور ملنے ہی پس ایک
 رکھاد ان تیز کواؤں کے لئے
 بھروسہ کی گمان اک جھپٹانا
 حوڑ کر تو اس کا ایسا پنا
 ہوا تھا تھرا و سکو بہا ہیک

دیا کرتے ہیں یہ سب کچھ
 شے کے سبب کی نہیں بلکہ
 بنا یا ہوئی کسی کے توجہ
 منگا کر حقیقت کے پس پردہ
 کیا کہ باغ و بہار کو اس کو
 کہ تا کیجہ اس کے بجز کی ہو
 تو بھر رہتا ہے ہر جا بہت کم
 بٹا اک نہ رہا اس کو دیکھتا
 وہ سینہ زمرہ کا گھنٹہ
 مساوی لاکھ کی آہ و زاری
 ہنور کا فائدہ تو فک کر او
 تو بانی خیر گرم او سیکو
 تو جو این ہر کار کی جو
 لگا پر آگ کی جڑ کا مگر
 کچل کر با دھر کر لیں
 شے او سیکو بنا ہر
 کہ تا کس جا ہا کیا
 او شے کا بنا لکھنا
 غرض ہر لون کو تو
 کہ لکھنے کے کو ہر
 سمجھ اور نام تو ال لکھنا
 کہ آج اس کے
 پسینا سکھ و

بہت سے کچھ ہوتا اور ہم
 ٹھوکا اور سکڑے تھے پھر
 خدا کا کردہ گریہ جانتے ہیں
 انہیں دس سیرانی میں جا کر
 یقین ہے اس سے ہی ہر چیز کا
 جو چاہتی بند ہو جاتا ہے مگر
 کوئی بچہ کو اس کے مرقوم
 اگر کچھ کہے اس کا جادو
 دگر کھینے میں کہو اگر وہ
 پروائی کو کوئی ایک بچہ
 نہ دے وہ انا بانی اس ملک
 لیکن تا بعد کہ اس کو تو
 یسین کہہ دو بانی کر
 اسے تو اک میں بہت جلانا
 کہلاو ایک ہی اس کو بالکل
 زرا سے موٹہ کر دین میں
 دیا اک پیسہ بھریوں تل
 اور اک دیکھ بھری آئندہ ہی
 متگا پھر پیسہ ہی کو گل
 غرض وہ خوب جھکے ہوئے
 جو کوئی اترتا ہو نہ کہو
 اور ہر اور اور ہر ہر جہاں
 ویانہ دے ہی پر اس کو

[illegible]

د

فرستاده نگین

علاج نازده بندش آب

در بیان سفر کرمی سفر را سفر با پیش پا نشان

اگر چه آید نه او کمال نظر بل نوافنی می پلا لاکر او که مو جات خولیس بی کفر حفظ غالی می ملکه ایک دن او را تا می نگا ناگوری سگند مسادی چون با چو کن لکر سکا او تا می او ر و ر و ر او ر و ر سب چیز و کو تو کو لینا کمال اک صبح کو او ایک شام تو او سن نیکو تو سب چنان بهت مار یک کرا و تن او کرا و سی گویا نالیس تیا را با کر دانه بانی سے خرد تو و مطلق دغا می ندی کا تو یک کر و ر و ر و ر و ر و ر به نملانی من سک و کر و ر و ر چکر کن منده پی کرا و سی بانی و پی دینا سب کم کو ر و ر و ر که نادم پرسه ده تیل سدر کنی از مرین لید چیرین او کله یک سب منو سب کمال جو کا را با می تو با و سی منو غافل و سی کو سی ناز	بل او سکو شرباب کبریا کر یقین سب یکنی و نیکو با کل منین کر تا می ک مطلق طلق و لیکن کاتمت کجیو یار لے او را خ سانی می صبی منگا کمال لکنی با و بهر ایک یتینون حیرین بی کلا سب منگا کر سب سب سب کرا پرانا کر دانه او رانی تو به منو آدما کئی بار بهر جهانیا تو تنه پی سب کمال شام و سب ایک یک کر و ر جو کر می تو دانه کم کمالا کبسی نکل جو کر می من سکر بهت سبانی با و ر و ر و ر اگر بانی ملاحتو را سی سب کو کمالا نار و ر منورل بهر سب نه کجیو دانه کم کنین تا خیر جو د بلا و تو بهر کر غم نه کمالا کجیو بهر سب سب او ر و ر و ر کجیو موئی اگر کو ر و ر و ر سب جی من ملا و سی بانی منگا و سب بهر کو کمالا و ر	بهت کمل او سب سب طلق اگر مو فاس او ر و ر و ر و یا بانی من تر او سب کو با کر و یا ک فانی می ک کئی منگا یا آدما با و اک سب منگا بهر نیسیا او تا می کمل منگا بهر نیسیا ک سب سب سب کجیو سب سب سب منگا کر گویا نالیس کرام اگر منظر مو بانی پلانا جو را با منگا اک سب سب بهر سب سب کجیو سب سب سفر من کجیو سب سب خراس طلس کجیو سب اگر کو ر و ر و ر و ر و ر اگر چه ده پیس من بی سب بهلا یا آدما سب سب سب من کجیو سب سب چهارم تو مفر کجیو سب جو دن سب سب سب و من یک با و بهر کجیو سب سب سب سب سب سب و لیکن با سب سب سب
---	--	---

بلا یا کہ سی پانی بن تر بیک	لہو پوٹوٹنا موقوف جب تک	سے وہ بیان دیکھتے ہیں	کہ پتلا ہو یا گاڑا ہو یا نہ ہو
اگر پتلا ہو تو وہ دوا کر	وگرنہ دے اسے پانی پر	مٹکا اک پانچ نوے درجہ کا	علا نصف اس سے مرضی ہو
بہر او سین توڑا آٹا تو ملا دے	کہا کر پہلے پانی پانی	مگر تپتے میں پھر لٹا ہوا	بہتر دے اسکو بھی انہی تپتے
وہا کر دے یہ بات معروہ	وہ تپتے کہ جتنا کہ دھوپ	اگر آٹا کہ میں گھوڑے کی چوٹ	تو پتلی کا نہ چاہیے کہ چوٹ
چہا کر دن تو اور باسی پانی	کئی دن ہو تک اسکی پانی	اگر پتلی پڑی ہے تو مگر دیر	تو کر اسکی دوا کی پتلی نہ
نمی سے بہر تک آنکھوں میں	کہ ہو جاوے کئی دن میں	وہا تو ہی ہی میں ہر ایک	بہتر دے اسکو میں آٹا کہ پتلی
وہا بہر کہ چھو کہ تو گھس کر	لگا کر پھر تو پیر سے اسکو	وہا پتلی خوارہ کوئی نہ	تو پیر کہ میں لگا اسکی
بہتر دے اسکو ہی پر ہی لگا	کہ جلدی سے اسے آرام	وہا بازار سے لے گیر وہا	سہ چندان اس سے تو پتلی
بہر پتلی دے تو لگا دے	نہ سے پھر تک اسکی دیر	وہا اک شے تو پیرانی	بہتر دے اسکو میں آٹا کہ پتلی
اگر پتلی سے آٹا پسنا	تو پھر پتلی سے پانی	اسے ہی تو پتلی سے آٹا	نہیں سے اسکو دوا چار
جہا تک پتلی تو آٹا کہ	اسے اسکو بدن خوب	وہا کہ اسکو بدن بہتر	عرق خشک ہو تو پتلی
جو ہو کئی تو تپتے چھو دے	نہر گشت اسکو مو جہا	مگر دگل تو دیر اسکو	برا بر سوچ کر کلاں کہ
اور اک گل دے تو دہ کی	تو ممکن ہے کہ چہا ہو بیمار	دوا اور دسکی تو اسکی	وہا دے جو اتہ او اسکی
یہا کہ پتلی سے مودنا	نہر مطلق اسکو پتلی دنا	کہ پتلی سے وہ تیر	کہ پتلی سے اسکو نہ کڑا
چہا کہ پتلی کوئی پتلی	غلل یا کوئی ایسا اور	تو پیر تو دیکھتے ہو	علا پانی کی مٹی میں پتلی
علا بہر پتلی تو دہ میں	مسادی پر پتلی کر	پکا خولج پر اسکو پتلی	پکا خولج تو دے ترکیب
جہا دین بیکاری کی طرح	تو باندہ اک چہا لکڑی	اسے پھر پتلی پر	کہا کر دے پتلی پر
یہ نہیں دہن دن تک کیا کر	بہتر احتیاج انہی لیا کر	وہا پتلی در فہول اور	علا کر دان غل یا دہ
بہتر احتیاج دہن ہی لیجے	دیکھن خوب سہ پتلی	اگر چہ ہو کئی گھوڑی	تو غل مست ہو بیمار
کئی دن باسی پانی	تو البتہ کہ فرصت اسکو	سچی کہتا ہو حکم	کئی دے کلاں پتلی
وہا لکڑی کو خوب لٹ کر	بہتر اس میں ڈال دے	لگا کر دے پتلی باندہ	یقین ہے تپتے میں
سے کر تپ ہی سر نہ لگا	تو البتہ بہتر سا فائدہ	دیا پانی کشیلن کا	بدن براد اسکو دن
مٹکا کر آٹا سے بہر	نہ نصف اسکو پتلی	کھل کر باندہ اک	برگزار اسکو باسی پانی

پتلی

پتلی

پتلی

لہ لکھنؤ

لکھنؤ دریا نالین

لکھنؤ

<p>سجید کرمٹ اگر ناتو بر باد کہ جلد اچھا ہوتا دلا دل فراد تو او سکایا تھا دل کا آد کہلا فرمیں نہ کچھ تاویر ہوں کہ جب دینا سے پانی دنیا او دھڑکا ہن جگر بال اور پست تو ہوں بال اس کی لہجے اور گنگنا تو لازم ہر کم ہوشیوں میں جان چھین جو ہر تو مفصل کہہ سناؤں یوہن د وقت باز نہ کرتا دس اور سمیں ہانک کے تھوڑا بیٹ ہر تہہ بر تہہ تو باج اوے تو اک پتہ نہ پہنچا رکھی جو کان تو سکے ہٹاؤں تو جان آئی ہے بی باور دساؤ تو رہ جاتا ہی چلے کو گھوڑا کہ ماچند ہے وہ خوب جابری کہ میں پس کر بہرہ سکھایا کلنا ہی طرہ اجلی سے بانی وہ اندک اوس کی روٹھیا گیلے کا مغز زیت اور کھانک وہ اچھا تھوڑا دم آ جا اور اوس آدمی دہی بھرا</p>	<p>پیشہ خواجہ احمد کا ہوا رشاد ملا کر او سکواو سپر سو پندر کھانے اگر کوئی گھوڑا اکن باد ہے ہر چیز آدمی سپر سو بھراو سکواو دت ہی بچاں لینا اکن باد او سکواو سپر سو ملے جاو اگر چیلین میں چیلین بھراو گشت پانی میں چیلین علاج او سکواو حجب میں تباہوں نہ سے تپتی کھراو سکواو حجب چڑھا ہڈی میں ال مو سپر پانی رہے جب پانی آدھا ہر کراچ رہا پانی جو ہانڈی میں بھی آدھا نیچے پچاں پانی میں تباہوں اگر حد وہ موٹا ہڈی تباہوں غل آتا ہے او سپر سو تباہوں چکر او سپر سو طرہ کبھی برابر تو جو نا اور ہادی یہی جان کھ کی نشانی دیا کاغذ ہو یا کیر اندھیا وہ دھوئی جب گولی اس کا چکر کہ تا لائیں اوس کی سب کچھ پہر او سپر سو لائیں کھ کو</p>	<p>ہند میں سے کی او سکواو سپر ملا تو میل کچے میں لہ ہو گیا لگا مٹی کو دھوپانی سے دینا وہی میں کر کے تھنڈا ہڈی ل تو سپر جالین کھ اس کی تو د تو رہا پانی کا بھی ہو پھر د تو میں نیچو کہوں بھی کھراو تو او سپر بھی نہایت فائدہ کھراو تو میں لکھیر او سو لوگ چکر کرنا سے باندھ او سکواو تو سپر جو میں تباہوں دوا کر تے کراچ اور او سکواو کچھ لیٹاؤں سکے او سپر جو کھان کہتا اچھا ہو وہ او سپر جو سواہل ہند کھ میں او سپر جو تو سپر تے او سپر جو لہ لہ تو سپر دھو سپر میں او سپر تو یہ او سکواو سپر سو خدا چاہی تو وہ ہو جا اچھا پرا ناٹا ٹو لہ لہ کے تھوڑا کہ تا جانی ہے وہ سپر پانی نہ میں ہو کر اک او سکواو سپر سکھا کر دھوپ میں چھراو سکواو سپر</p>	<p>کئی زمین فقیرین آج کھو کھال وہاں پہل ہوگا کہ پس باریک بقدر حاجت اندو کو لینا یکا تو نیم کی تپتی ہاں ل اگر دھوپے تو مجھے او سکواو اگر جالین دن سپر سو نہ بڑ بڑ ہوں کسی کو سپر سو دگر جال کد ہوں ہی تو نہایت ہی برا ہے باریک سدا ہی پس جو نا او سپر کسی کو سپر سو چاہے اگر کھٹاں او سپر سو کھاری تو انہیں بھرا نہ کر کو سپر سو یوہن زمین ناک کر تو سپر سو تلی پر ادا کی پٹھا جو اک مہر لہجانی کو لے زمین کسی کو سپر سو کر او سپر سو سپر او سکواو تو اگر چاہی کہ سپر سو پس اک زمین کھایا سپر سو اگر تیرا کھرا جا ہی گھوڑا جلا کر نال میں داسی دھوپ دیا تو کا سپر سو کو سپر سو چکایا وہ زمین سپر سو</p>
---	---	--	--

فرماندہ سرین

ہنکار ایدو کو بچھ تو ہمارا کیا پاس
 دیا اک حار تو کھی کو بچھلا
 پھر اوشا اور کر جلدی ہوا
 بڑا ہی نسخہ ہی پار حافی
 دیار و دار کو فی تبت ہے ہے
 دہر و دہر کے کپڑوں کی تہ
 یوہن دین ن گد مہر پار
 دیا بہو ہل ہی کسم بچھ تو دل
 جو سوچو چھ گہوڑی کی کسین
 لکھا تا سینول دہر یوہن تو
 دیا کر داجہر تو بیل او سپر
 ولیکن اس کا ایستو
 تو پھر اکیر اسے حقین جو
 رکھو کو تلکین پھر کراس فانی
 پھر اسہین تل کا وادہ ملا
 پھر اک لکڑی بن نہ ہو لکھا
 نہ او سپر بیٹھے کی مکی کوئی
 جو دہو زخم کا عرو دہر
 کبھی بیٹی ہوا دیر سیاہی
 ملہم خوشک نمبا کو کو تو ہما
 اگر دہر زخم چر دیا ہی سخت
 جب اک کھر دیکری دینین تو
 سما کر خراب سکون یک

دیا کیجیو کہ کوئی نہ پاس
 ملا تو شاہی اس شخص سے ہوا
 پیادہ دو سر تھمتے سدا
 کہ چون خان کی ہے کی تسانی
 کہ ہو مجبور گھوڑا لنگے جا
 رکھا وہ سپہ سالار و مہار
 تو یہ سوچا جا کہ ماہ و بھارا
 بیانی توین کہ مر دوشل
 تو لیکر تھنی ٹی توین
 رہے یہ نہ تھی معلوم ہو
 دیا ہر ڈال پاسی تھی لیکر
 کہ جب جب خیر کو دے
 وہ اس کے کہیں دے
 کہ ہر شکل بہ بات پانی
 اسے مل نہ پاتو شے ٹھانو
 جہاں زخم ہو سحر کا سہتا
 نہ ہرگز منہ کا مڑ گا و سحر
 تو بی نیم کی پانی میں جوش
 بیڑی ملوں اس میں کی کہ نہا
 پھر اس میں شوق کی کہ امان
 نوا و سکھو ملت چاہت
 بغیر اس کے نہیں کی دوزخ
 چکر اس و سیر کی دن کہ شیک

یونین کرتھ کر دے صبح و شام
 چھوڑ دین کا تو یہ قدر خطا
 یونین و جہاد الی و دگر غور
 لگے لگے کھل سنبھل جیہ کہ
 تو جہاد تو نہ کسی کی کینہ شرم
 بھرا و سپرد ال بانی تو ہوا
 تجھے کر سب سے جو یہ تباہی
 کہ تاجا تار و دلتا و سکا
 آؤ تو گندہ کر او سبر گھر
 دیا سا دل اور گرم بانی
 یقین کر رکھو اس کا ایک
 لگے لگے کھل سنبھل جیہ کہ
 پڑانا وہ پاک لے چونا
 کر و ہرگز نہ یک دل دین
 اوٹھا اور دین میں نہ شکی
 اوہی لئے کوجہ و میر کرتھ پا
 بہر او گیا کئی و نہیں وہ سہا
 اسے دھواؤں یا کرتھ سن
 اگر اس زخم میں کڑی پڑی
 براؤ سکھو دنیا میں سے پیار
 نکال دے گی لگا و سپر کئی دن
 جو جہان زخم جہاں خشک ہوا
 ویا جونی کا چہرہ اور پانا

تو آیتش کا کر، کالین نام
اوسے تو ایک خوش بیاو
نہو چاہتا تو پہر کیا فکر اور
جب یہ کہو یہ بھائی میں کہ
کر رہا ہاتھ سے الٹے ہو کر
کہ تاک رہی ہے کب اور نہ کھو
مغل جتے ہیں گنگا پار کو
سفر جیاد و دھارو، رو
کر میں بلیمہ کر دیکھتا ہوں
اوسے دھواوسے پٹا ہوا
ہے تو جان میں بہت بد
سیا ہی لوگ کہنے ہیں
اور اوسے تیل کڑا لیکر دیتا
ملا دے کہ کڑا کر دے کہ
کہ دے نہیں کچھ نام نہ
اسی دن جس کی نیند نہ
ہر اہلو گانے سر دیا
ولیکن خور کر تا تو دس تاک
تو وہ بھی نہیں جھوٹا ہو
کہ اس میں کہتے وہ ہیں
مساوی وہ ہیں وہ
تو لازم ہو گدی کی لیکر
کہ ہو ہر گز نہ اس میں کچھ پتا

تہ ترکیب برادر دہن ہولا علی علاج دہائش

تہ قراؤ

تو البتہ رہیں بال اسکے قائم نہو گا نشع مطلق انتہا میں زیادہ تو نہو دوسری مقصد نکڑاؤ سکھو اسکی دوا پکا اینٹوں کی رٹی تو ملا کہ تہا پھر عروہ جھوٹا میری کھجوا تو خالص کیسے پھونکنا ہینگ کچل کر بعد دانہ کے کھلاؤ دیا کر پیاز پانی کے اوپر کھلاؤ پہل پہلا کر اسکی غرض کہ نیند میں تو کہہ کر کھل جاوے کھجے کی تری دہائش پہلکارہ بھی خبریں بہتور تو سن کھنہ میں تان جھکا کسر ماتے میں تیار کے جو کہ بہتہ سیر نہ نہیں ہوں جانا تو پھر مس آنو کا البتہ دوسرے مجھے معلوم ہے وہ اس طرح سے برا جو این بھی ہوا در نہ کھجے کہ سب چیزوں کو لینا تو سادھا روا میں ڈالو اس میں ملا کر تو اسکو بون کھلاؤ میں می بات تو سادھا کی تو کیفیت دہائش	جو سینکے سیر گرم اسکو تو دھم وے کر ناعمل بہ ابتدا میں اگر بالکل نہو جاوے گی بہتر وہاں کہ چار بارہ دفعہ فی پھر آنا ماش کا اک پاؤ بھرے دیا کر روزاک با فوسے ہمار موج سے نہیں ہٹا کٹنا ٹیک اسے ہو ہل میں کھل کر ہلکے بغیر دیکھ پیسے ہر کے لیکر دیا پھر آدہ پا لیکر کٹی اوسے پیشاب میں آدہ دیکر یقین ہے یہ سے اسکو نہ ہائش نمودہ دہائش اسکی تنکے اگر گھوڑا ہے کچھ جی حدیر اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہر خوب وے ڈالے کے اوپر کھلاؤ خرا تہر بیت میں گھوڑے گرسے سنا ڈاب کہوں ہیں اس طرح سے غرض انی بھی کچری خور ہو روایت اسکی یون کرنا ہر راوی اوسے پھر ان ٹی میں تو ہر جب اسے گر دینا نیند میں اگر اس سے زیادہ کچھ کھلاؤ	کہ نگین کے زاتنی جا پھر مل تو پھر ہے یقین ہو جاوے دو تو نہنگ اسکو بھی اس طرح مل تو پہلی پر جو اسکی پیاسی ہو ملا نصف اس میں سوخا چینی پان بنا کر اسکی پوڑیا ایک کپ لیسر تو پھر میں ہوں سو وہ داکر نہو اد رکٹے وہ پھر سے کمر تو پھر دوا چار ٹیک دیکر اسکو پیاسے کی تھی پاؤ سے مٹکا اور کوٹ کر کر اسکو تیا دیا کر شام کو دسے کر اوپر ہیشہ یا پھر اسے ہر ہائی اوسے کھتے ہیں یہ دہائش یہی بہتر ہے میں کوشک سے رے پھر فائزہ داغ پھر پھر کہ تو دیکھو اسکو گھیرے لگا لگا اگر ساری کے نسخے کو جانی مٹکا باز سے یہ سب کیسے سجھوں کیسے تو جو کہ دیکر پڑا میں کے کہ میں نے جانی پڑا میں سے کہ ہوا میں جا پھر کھلا تا بعد دانا اعدال فروز	تھماحت میں ہے لیکن بھی حال دیا و سید سے بھی سینکے سنو اگر او پھر ہی ہو نیند یا کپال جو چاہے تیرا گھوڑا چھوڑ چھوڑی دیا اک پاؤ بھر سے سوکھو دہائش جلاد ہوں میں اسکو نہ تو پس جو گھوڑا دہائش تہا پھر کھنہ رکھا اسکو چید کر اور ک کر اند نہو دہن میں میں قائم جو دیا دہن ہی جی بائیں کے وے لے سیر پھر جو این سے یا ہیشہ دہن میں ان دے کھج دیا پانی یہ دہن ملائی جو گھوڑا خشک کیا نہنگی اس مسادی بنگانی اور نکٹ کھلا نا چاہیے بہر ہے بہتر یقین ہے اعادہ کھلے گا جو چاہے انوشی کھلے ساری نکٹ نیند اور ہر ہیشہ منفر کچھ سمجھ کی بھی ہر حال بہت سارے ہی اور تھوڑا پانی پہر اسکو لید میں گھوڑا تو گار بغیر دیکھتے پھر کے میں دہ
--	---	--	--

فرسنا سرنگین

دولت
مہربان
علاج سلسلہ

علاج شہر دم
مہربان
علاج سلسلہ

بشدت پاؤں گرمی یا مہو جاتا وہی کے لئے سرکہ ڈال دیجو کبھی پھر ہوسکے ہی نہ درکا اگر باتا ہو کھوڑا کجا داتا رکھنا ان کو کھوڑا کجا داتا موزوں دوست کا بچا دے یہ جو کوئی مہم کو امر می جان نہویر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم جنا کا غدلی پھر نہ ایک ٹی یہ سن رکھتے تھک گھوڑے کا لگر بتاؤں اب کہ اوکو تکب کر کما تو مان میرا نکرو یہ پہر بہر بوجو بانی پلا دے کہ گرسے فائز تو اور بھی دے نہ کہ جو خوف کچہ گرمی کا زہنا نحال آویں تو پھر جابو لے اے مینے بہت سے آزمایا دینا شہر دم کے حق میں کم جھالی میں تو ان کی بہرہ اگر تو چاہی یہ ہنڈا سو گھوڑا بہت چھوٹے ہوسکے گھوڑے کو طقت اوسکی بہت مٹ ہوڑا تو اوس کی کہہ اٹھ کا قائل سور ورننگ اوسکو دی کا کر	ہمیشہ فائز کرتا ہوسکے بتاؤں اوسکی بھی کر تکب کر تو پھر کھوڑا کجا دے کہ کھلا تا سب بچہ سے کھلا کا ہی سب بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ اوسے مری یا یاد ہی بچا یہ سن دو چار دن تک تو پھر جلد کر اوسکی دوا سو تو نہ دینی تو غم کی جہاں کی سویت کر وہ ہو جیتا کہ اچھت تک سنگا بازار سے پیاز و سیر تو لازم ہے او پر کھلا وگر تلام اوسکا کھٹے بھی تو مکر راز مایا سے بتکا گجروم بول میں نے بہا دے میان باقی نے جھکنا بتایا کر جو دم بہت شہر دم ہے لگانہ سنوں سے نرے زور سے تھم تو باسی بانی لک تھو اٹھو یہ نیک سے بجا بت کی علت اوسکا گھوڑا یوں پر چوڑو تو کہ کھنکی سب دیکھ چھوٹی قال تجہ ناخوش کر کے انکس لاکر	جو مہو جاتا تو اتنا کم کھجو ملا یا کر تو مینے مہو میں بار و یا سنگو سو سو فٹ الکر سیر بقدر وہ چھٹا نکات میں ہر روز بہر پھر فائزہ دائم سے لیک سنگا کر مینی یا سو یا برابر جو مہو سے کسی گھوڑا کو مس گھڑی چاراک تک گھوڑا نہ لگر بہا گویا بی بی کاغذ کو نہ تنگ کوئی کر شیر دم گھوڑا تر ہے کتر اک پاؤں پھر اوسین بارک یوں بن کر اٹھنے لکھ کر تو لے گرمی کا تو سب کھنک وہ دوسرے نسخہ لکھ لکھ کھلا دے کے کئی روز جو پھر شہر دم کے حوال نہ چھوٹے کسی گھوڑا یقین سے یوں کئی دن چھٹ کر فوٹوں پر اوکو دینے یقین سے اوسکی بچہ خوب ہے پیرا دس گھوڑی بہ گھوڑا چوڑو اگر چاہے کہ گھوڑی لاکر برابر دونوں چیزیں سیر ہر روز	دہی کے لئے سرکہ ڈال دیجو کبھی پھر ہوسکے ہی نہ درکا اگر باتا ہو کھوڑا کجا داتا رکھنا ان کو کھوڑا کجا داتا موزوں دوست کا بچا دے یہ جو کوئی مہم کو امر می جان نہویر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم جنا کا غدلی پھر نہ ایک ٹی یہ سن رکھتے تھک گھوڑے کا لگر بتاؤں اب کہ اوکو تکب کر کما تو مان میرا نکرو یہ پہر بہر بوجو بانی پلا دے کہ گرسے فائز تو اور بھی دے نہ کہ جو خوف کچہ گرمی کا زہنا نحال آویں تو پھر جابو لے اے مینے بہت سے آزمایا دینا شہر دم کے حق میں کم جھالی میں تو ان کی بہرہ اگر تو چاہی یہ ہنڈا سو گھوڑا بہت چھوٹے ہوسکے گھوڑے کو طقت اوسکی بہت مٹ ہوڑا تو اوس کی کہہ اٹھ کا قائل سور ورننگ اوسکو دی کا کر
--	--	---	--

گر زمین یہ فسح آ رہی ہے
 اس سے مکر دین گرا میں کھلا کر
 دیے گئے اور کمالی مجاہدین
 وایک دن خونِ جنت بہہ دیا
 تو رخصت کیا کی گئی وہی کر
 کسی گویا کی گویا بدنام
 منکا نصف اس کی زمین خیمہ
 کھلا اتنا سحر اور اتنا ہی
 ویا تل اور بیلوان تو اور
 کھلا جس دن اس قدر
 اگر بدنام ما وہ ہو ویا
 یقین ہے اس سے ساری بھی
 تو اوپر باندہ تو کمالی جالا
 بھی انسان کی بھی دوا یا
 لگا لگانی مٹی کو رکنا کر
 ویا منگو کمالی زیری کیا
 ہی کتھن جتنے ہیں
 مراد سے یا اچھا بن گیا کر
 جو برسانی کسی گویا ہو یا
 یقین ہے یہ کئی زمین کہ اس
 غرض چوبیس برس بھرت
 منکا باز سے کھی پانی اتار
 چڑھا دی گئی قراک بائیں جلہ

ہنسی چٹھے سے نہ سنا
 کہ تاپنی کو وہ بالکل مٹا د
 بہت سا کہ تاپنی کو وہ بالکل مٹا د
 تو آدھی جاؤ اندرون چلینا
 و لیکن جب اسو پانی میں کر
 تو پھر جو میں کہوں تو کر دینی
 انہیں بھی کوٹ کر کر دینی
 و لیکن کیا تیب ہوا
 مساوی دونوں چیزوں کو
 و لیکن تل ہوئے اولیٰ فر
 دوا دونوں مرضوں ہی بھی کر
 لکھا تو اگر اسکو بدستور
 تو ہو وہ ہندو بخون کا ہا
 زیا پانے کے تو ہے خفا
 ہی اک روز ان فطرت کو پر
 کا پانی میں بسوا کر ہی بار
 میں ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر
 ملاسنے کے اور دلوں کو بھر
 کر جو میں کہوں کہ تو تیرا
 پر سانی نہیں ہے کی جہا

اگر او چھلے کسی گھوڑے کی پتی
 نہیں بنے اور اس کا کھنسن بن گیا
 گھلا پینا یہ دونوں بھی بد
 کسی گھوڑے کی جھاد باجہ کیس
 نہ وجہ تکت اچھا یا بد بن کر نا
 سبھنے کی نوسے و زبیر ہر
 ہم اندرون خیر و ناکار
 مجھے اک تشنہ ہے بربتیا
 تجھے میں نرسا کردن خبر
 چلکار خوب دلون کو ملانا
 جو زحمت وہ ہوتا اگاوی
 نہو کر زخم سے گھوڑے کو نہ بند
 ویا اوپر سہاگہ میں کر ڈال
 جو فوط ہوں کسی گھوڑے کو بیا
 لیکن ٹپ ہے باقی میں لگانا
 سب اوپر سکا کر نام کر کر
 گھوڑا کہ کوئی پیٹا ہو یا نی
 نہیں کھینچ کر یا فی ہوسے
 تھا طارس میں لیون کے اگر
 کھلے اگر سڑا کر

تو چہرہ میں کچھ مین ہو جی
 انھی طرہ میں مین کہہ سانا
 کہ ہو جاو کھل ہی کا سرور
 بس سر کا حصے مین اور
 ہمیشہ گدی اوپر شہیاد ہونا
 اسے تیرے ٹکڑے باریکے وال
 ماکر پھر مہیلے مین کہلاو
 یہ نسخہ ہے اور ہونے اڑنا
 لے دو پھر سر الٹ مین کرنا
 سحر میں اندازی کی کہلا نا
 جو مادہ ہو تو اسے کچھ ہی
 تو پھر میرا مان اسے خرمن
 کہ بس ہو وہ ہونے کا کافی
 تو سن مجھ سے نہ کہہ اور
 مفصل لکھ دیا مانت بھول
 سر اسر زور اور فن طوق بہر
 تو سن نہ کہے اس کی محبت جانی
 روجہ خوب اور خوش قسمت
 لی باری لگا ہر روز اس
 کو کہہ دوں تجھے برائی اور
 ہر برائی ہے تو تو سن نہ
 اتنی ہی تو مہیسی سیکر
 سا کہہ

فرمانہ نگین

علی بن ابی طالب کہد سنانا
مل بی کا سب سے
کھے تین اور
دوسری ہا دنیا
کر بار یکے ال
لے میں کھلاو
ہوں از ما
الکھن سب سے
ری کہ کھلاو
اوسکے چھٹی
ن آخر میں
نوبند و سکا
کر کچھ ہری
چھوٹ
ن طون بہر
کی محسبانی
خوش نصیب
روز اس
کائی اور چھ
سے ہر
سکرتیک

علاج فوط
بیماری
علاج
اب کوفہ
علاج
برسانی

فرستہ نامہ نگین

۲۲

<p>ملا چھوٹا سیرو میں مٹھائی بڑا ناز فتر رفته سیر تھک چوسے سے توبہ میں کھلا کر</p>	<p>اونٹنی کی ایک دودھ سیر میں مٹھائی کدو کی ایک سیر میں کھلا کر تو کھلا کر کھلا کر کھلا کر</p>	<p>اونٹنی کی ایک دودھ سیر میں مٹھائی کدو کی ایک سیر میں کھلا کر تو کھلا کر کھلا کر کھلا کر</p>	<p>دیکر یاد بھر پانی ملا کر نہیں ہے کچھ تانا تاج درکار بہت نادر غرائب یہ نسخہ</p>
<p>وگرہ ہے کہ تو کھلا کر کھلا کر میدان میں کھلا کر کھلا کر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>پھر اوسکو دودھ اندر ملا کر عرض کے اوسکو کھلا کر چند شعر و رخت نامہ کتاب کو</p>	<p>پھر اوسکو دودھ اندر ملا کر عرض کے اوسکو کھلا کر چند شعر و رخت نامہ کتاب کو</p>	<p>تو کر تو کھلا کر کھلا کر دوبارہ آج پر کھلا کر کھلا کر کہ میں اوسکو فقط پانی نہ کھو</p>
<p>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ جو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>تو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ تانا تاج کچھ کچھ کچھ سو میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>

فرستہ کریم کاسٹ کر کہ اندون سادات یا خان نگین کا فرستہ نامہ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو مطبعہ منشی نول کشتہ
مقام کا پور میں استقام سے لالہ بخشہ و بال صاحب منیجر
مطبعہ کچھ کچھ

۱۹۱۶

۲۲

۵۱.۶۹



